8 انسانی ماحولیات کا داخلی عمل

لداخ علاقے میں عوامی زندگی

ماہ جون کے ایک اتوار کو اکرام اپنے دوست سونو کے گھر گیا ہوا تھا۔ وہاں اس کی ملاقات دینیش کے چاچا جی سے ہوئی جو فوج میں میجر ہیں اور دراس سیکٹر سے ابھی ابھی گھر پہنچے تھے۔ اکرام نے انہیں آداب کیا۔

سونو کے چچا جی نے بڑے پیار سے اکرام کی پڑھائی کے بارے میں پوچھا۔ اس کے بعد چاچا جی نے اپنا بکس کھول کر سامان نکالنا شروع کیا۔ سامان میں اونی ٹوپی، موزے، سویٹر، کوٹ دیکھ کر اکرام کو حیرت ہو رہی تھی کہ آخر اس گرمی کے موسم میں چاچا جی ان گرم کپڑوں کو بکس میں کیوں رکھے ہوئے ہیں؟

اکرام نے چاچا جی سے پوچھا، 'چاچا جی، اتنی گرمی میں آپ نے اتنے گرم کپڑے اپنے بکس میں کیوں رکھے ہیں؟

چاچا جی ہنستے ہوئے بولے، 'بیٹے، میں فوجی ہوں۔ ابھی لداخ میں تعینات ہوں۔ وہاں کا رہن سہن اور موسم یہاں کے جیسا نہیں ہے۔ وہاں اور یہاں کی آب وہوا میں بہت فرق ہے۔ اس لئے یہ چیزیں ساتھ رکھنی پڑتی ہیں۔'

معلوم ہے، لداخ کو وہاں کی زبان میں کھا—پا—چان کہتے ہیں، جس مطلب ہے، 'برفیلی زمین' یعنی برف والی جگہ۔'

'تو کیا وہاں ابھی ٹھنڈا پڑ رہا ہے؟'

'ہاں، بالکل۔' یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنے بکس سے ہندوستان کا نقشہ نکالا اور زمین پر بچھاتے ہوئے پوچھا، 'ہندوستان کے سب سے اُتر میں کون سا صوبہ ہے؟'

اکرام اور سونو فوراً بول پڑے، 'جموں وکشمیر۔'

چاچا جی بولے، 'شاباش۔ اب نقشے میں غور سے دیکھو۔ لداخ جموں وکشمیر کے شمال مشرقی حصے میں خشک سرد اونچی زمین ہے، جو تبت کی پہاڑی کا ایک حصہ ہے۔ اس علاقے کی عام اونچائی 6700 میٹر ہے۔ زیادہ اونچائی کی وجہ سے آب و ہوا سرد اور ہمالہ پہاڑ کے برفیلے سائے میں پڑنے کی وجہ سے خشک ہے۔ یہاں سالوں بھر خوب ٹھنڈ پڑتی ہے۔ دسمبر و جنوری

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

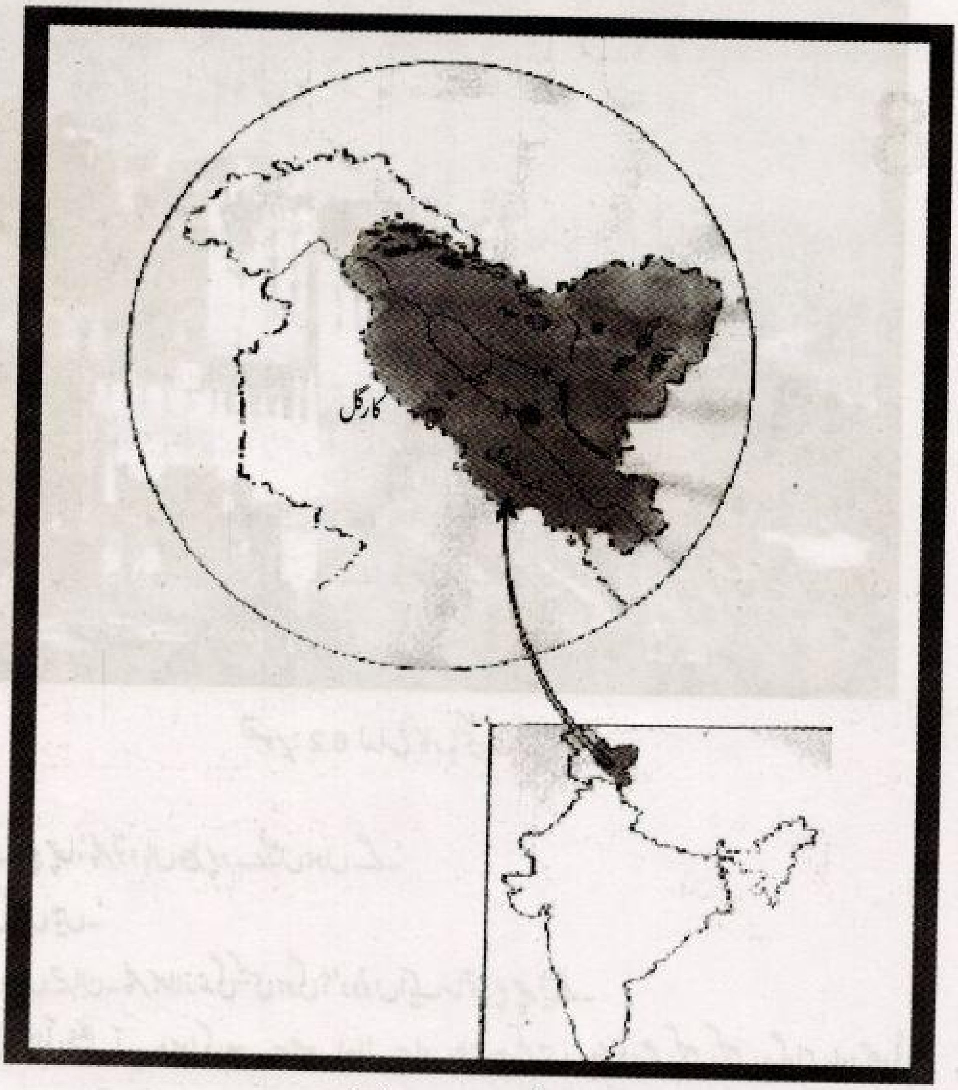

تصویر: 8.1 لداخ کا نقشہ

کے مہینے میں پانی برف ہوجاتا ہے۔اس لئے وہاں مئی اور جون کے مہینوں میں بھی گرم کپڑوں کی ضرورت پڑتی ہے۔'

'برسات کے مہینے میں کیا ہوتا ہے؟' سونو نے پوچھا۔

'پانی تو برستا ہی نہیں ہے۔ہاں، برف ضرور گرتی رہتی ہے، پانی کی بوندوں کی طرح۔' چاچا جی نے کہا۔

اکرام اور سونو دونوں حیران تھے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

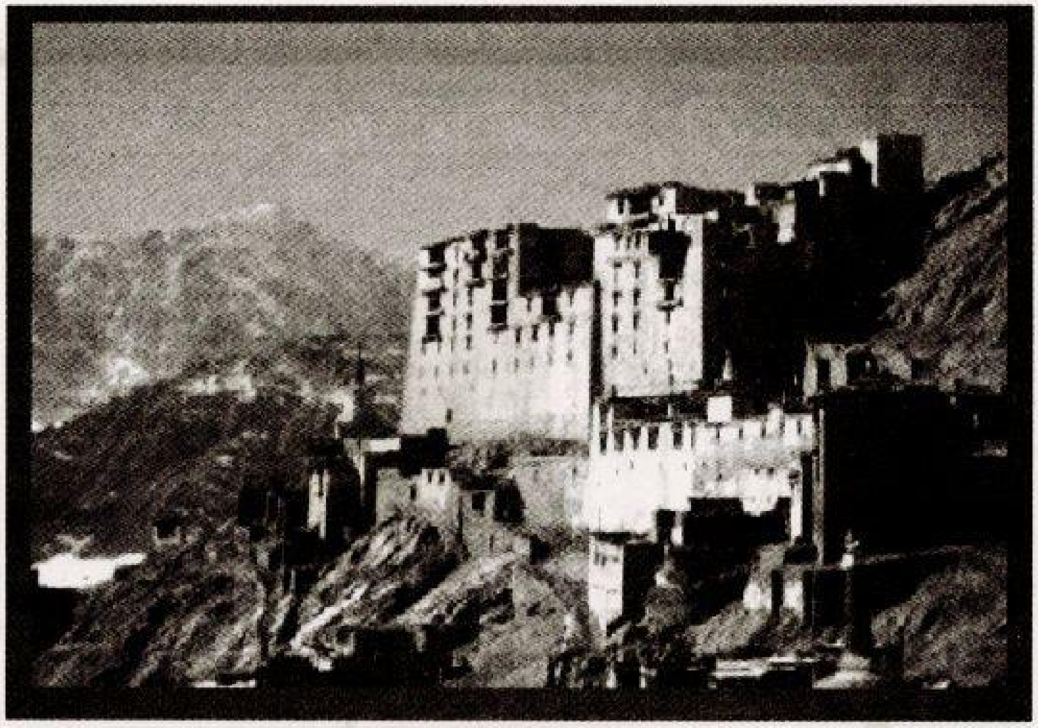

تصویر: 6.2 لداخ کا رہائشی علاقہ

سونو نے پوچھا، 'پھر تو وہاں پیڑ پودے نہیں ہوں گے۔'

'بالکل نہیں ہیں۔'

اب دونوں حیران۔ 'پھر بھلا زندگی کیسی ہوگی؟' دونوں ایک ساتھ پوچھ بیٹھے۔

'بیٹے، انتہائی خشک آب و ہوا کی وجہ سے صوبہ اجاڑ ہے اور بناتات کم ہیں۔ وادی میں کہیں کہیں پر گھاس اور چھوٹی جھاڑیاں ملتی ہیں۔ سفیدا اور وید کے درخت جہاں تہاں ملتے ہیں۔ سیب، خوبانی اور اخروٹ کے درخت ملتے ہیں۔ خشک میوے کے علاوہ پیڑوں سے ایندھن اور مکان بنانے کے لئے لکڑیاں مل جاتی ہیں۔ عام طور سے ہریالی دیکھنے کو نہیں ملتی ہے۔ یہاں کی دراس وادی میں اچھی قسم کا زیرہ پیدا ہوتا ہے۔ جو، جئی، گیہوں اور آلو بھی پیدا کر لئے جاتے ہیں۔

'چاچا جی، وہاں ندیاں ہیں؟' اکرام نے پوچھا۔

'ہیں نا۔ سندھ ندی لداخ سے ہو کر ہی تو بہتی ہے۔ شی یوک، واکا، چھو وغیرہ بڑی ندیاں ہیں۔ بجلی کی پیداوار کے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

لئے ان ندیوں کا پانی کافی مفید ہو سکتا ہے۔ جہاں کہیں بھی جھرنے ہیں، آبادی بھی ان کے آس پاس ہی ہیں۔'

'اور جانور؟' اس بار سونو نے پوچھا۔

'' ہاں ہاں، جانور بھی ہیں۔ لیکن ہمارے جانوروں سے الگ۔ وہاں 'یاک' نام کا ایک جانور ملتا ہے جو بھینس سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔ اس کے دودھ کا استعمال پنیر اور مکھن بنانے کے لئے کرتے ہیں۔ جنگلی بھیڑیں، کتے اور جنگلی بکریاں بھی ملتی ہیں۔ ان جانوروں سے دودھ، گوشت، چمڑے حاصل ہوتے ہیں۔ بھیڑ اور بکری کے بالوں کا استعمال اونی کپڑے تیار کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ یہاں کمبل، ٹوپی، لوئیاں، کپڑے اور اون سے بنے جوتوں کی گھریلو صنعت ہے۔'

'چاچا جی، وہاں کی سڑکیں کیسی ہیں؟' بچوں کا تجسس بڑھتا جا رہا تھا۔

چاچا جی نے تھوڑی سنجیدگی سے کہا، 'وہاں آمد و رفت کی سہولت بہت کم ہے۔ لداخ کا اہم شہر لیہہ ہے، جو سڑک اور ہوائی راستے سے جڑا ہے۔ ریل تو وہاں ہے نہیں۔ قومی شاہراہ نمبر 1 لیہہ کو جو جیلا درّا سے ہوتا ہوا وادیٔ کشمیر سے جوڑتا ہے۔ کاراکورم درّا کشمیر کو تبت سے جوڑتا ہے۔ یہ درّ الداخ سے ہو کر ہی گزرتا ہے۔ لیہہ سے منیلا تک ایک سڑک روہتا نگ درّا سے ہو کر گزرتی ہے جس میں بہت بڑی سرنگ بنائی جا رہی ہے تا کہ سالوں بھر لداخ کا باقی ہندوستان سے رابطہ قائم رہے۔ ہم فوجی تو اکثر ہیلی کاپٹر سے ہی یہاں وہاں آنا جانا کرتے ہیں۔ پگڈنڈیاں ہی آمد و رفت کا اہم وسیلہ ہیں۔'

'باپ رے!' سونو بولا، 'وہاں کے لوگ کیسے ہوتے ہیں؟ چاچا جی، کیا ہم جیسے؟'

'ہاں ہاں، وہاں کے لوگ بھی ہم جیسے ہی ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا قد چھوٹا اور جسم سڈول ہوتا ہے۔ وہاں کے باشندے ایرانی اور منگول نسل کے ہیں۔ ایرانی نسل کے لوگ 'والٹی' کہلاتے ہیں اور یہ مسلمان ہیں جب کہ منگول نسل کے لوگ بودھ مذہب کے پیروکار ہیں۔ لداخ میں بودھوں کے کئے بڑے بڑے مٹھ ہیں۔ ان مٹھوں کو 'گوپا' کہتے ہیں۔ ہیمس، تھکسے، لامایورو مشہور بودھ مٹھ ہیں۔ پتہ ہے، ان مٹھوں کو چاروں طرف سے رنگ برنگے جھنڈوں سے گھیر دیتے ہیں کیوں کہ ان کا عقیدہ ہے کہ ان جھنڈوں میں لکھے ہوئے پیغام ہواؤں کے ساتھ سیدھے ایشور تک پہنچتے ہیں۔'

یہ کہتے ہوئے انہوں نے بکس سے ڈبہ نکالا اور پیڑا نکال کر دونوں بچوں کی طرف بڑھا دیا۔

'یہ پیڑے یاک کے دودھ سے بنے ہوئے ہیں۔ کھا کر دیکھو۔ اور ہاں، کبھی موقع ملے تو ساٹھ کی دہائی میں بنی فلم 'حقیقت' ضرور دیکھنا۔ اس میں تمہیں لداخ نظر آئے گا۔'

سونو اور اکرام نے پیڑے لے لئے اور کھاتے ہوئے باہر کھیلنے چلے گئے۔ دونوں آپس میں یہ باتیں بھی کر رہے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

تھے کہ ایک ہی ملک میں کتنے الگ الگ ماحول اور آب وہوا ہیں۔ آدمی کس طرح قدرت کے ساتھ جُڑا ہوا ہے۔ واقعی، قدرت ہماری کتنی مددگار ہے!

کیا آپ کو نہیں لگتا کہ ہم جس ماحول میں رہتے ہیں، وہاں کے جانور، فصلیں، کپڑے، نباتات ہمیں آب وہوا کے موافق خود کو ڈھالنے میں ہماری مددگار ہیں!

﴿مشق﴾

1 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

(i) قدرت ہماری مددگار ہے۔ کیسے؟

(ii) جموں وکشمیر کے نقشے میں سندھ ندی کے بہاو، کراکورم درّا اور جوجیلا درّا کو نشان زد کیجئے۔

(ii) لداخ کی آب وہوا کیسی ہے؟

(iv) لداخ میں کم نباتات اور کم آبادی کیوں ہے؟

(v) یاک کی افادیت ہمارے یہاں کے کس جانور جیسی ہے؟

(vi) لداخ جیسے سرد علاقے میں سیاحت کے کیا امکانات ہیں؟

(vii) سرد علاقوں میں آپ کو جانا ہے۔ ساتھ لے جانے والے سامانوں کی فہرست بنایئے۔

(viii) آپ اپنی اور لداخ کے باشندوں کی طرز زندگی کا مقابلہ کر کے پتہ کیجئے کہ کہاں کی زندگی زیادہ مشکل ہے اور کیوں؟

2 صحیح متبادل پر (✓) کا نشان لگایئے۔

(i) لداخ کی آب وہوا خشک ہے کیوں کہ لداخ کا—

(الف) اونچائی پر ہونا (ب) نباتات کا نہ ہونا (ج) ہمالہ کے برفیلے سائے میں ہونا

(ii) لداخ میں پایا جانے والا اہم جانور ہے—

(الف) پانڈا (ب) جنگلی بھینسا (د) یاک

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

(iii) کشمیر سے لداخ ہوتے ہوئے تبت کو جوڑتا ہے—

(الف) روہتانگ درّا (ب) کراکورم درّا (ج) جوجیلا درّا

(iv) لداخ میں بہنے والی ندیاں ہیں—

(الف) سندھ-زمدا (ب) سندھ-واکا (د) سندھ-گنگا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)